www.nafseislam.com
www.nafseislam.com

گنبدِ خضرا (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی
پُرکیف فضاؤں اور عطر بیز سایہ میں کیا گیا ترجمہ

رسولِ اکرم ﷺ کی وصیتیں

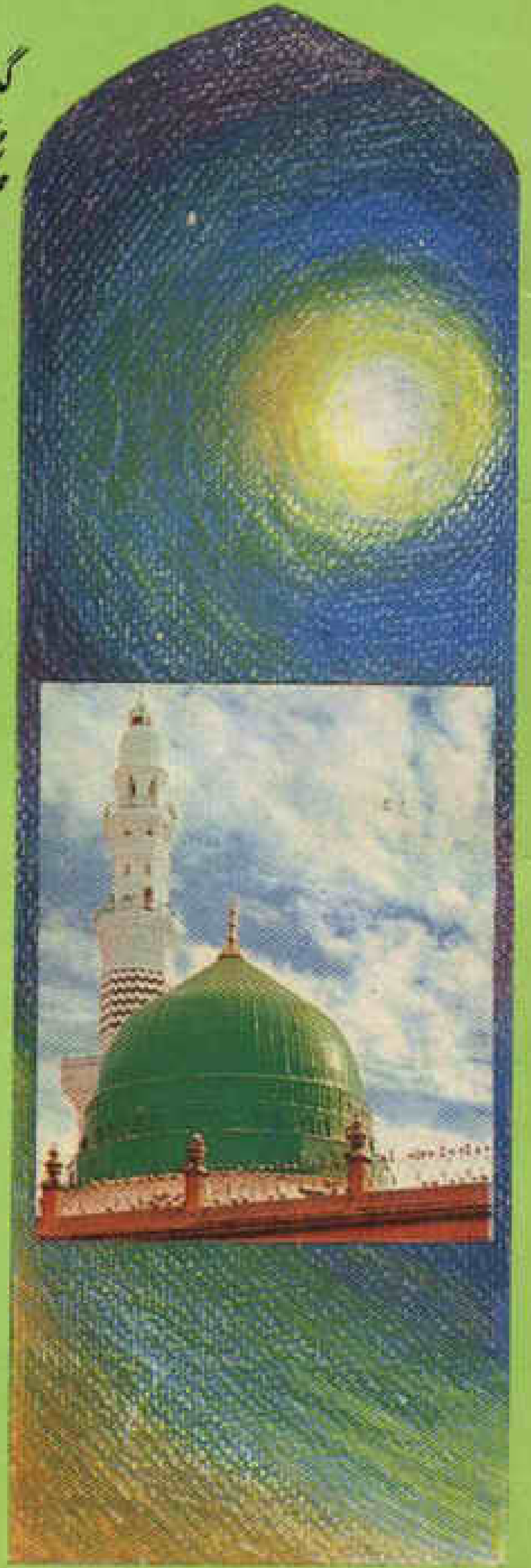

ترجمہ وحاشیہ

مولانا محمد صدیق ہزاروی

ناشر وتاجر کتب
پروگریسو بکس
40-بی اردو بازار ○ لاہور ○

www.nafseislam.com

ابتدائیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انسان کو بارگاہ خداوندی سے جو سعادتیں عطا ہوتی ہیں، ان میں سے ایک عظیم سعادت، حرمین طیبین کا سفر ہے، حرم کعبہ اور حرم نبوی کی زیارت، مقامات مقدسہ کی حاضری اور بالخصوص محسن انسانیت، صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سلام نیاز و عقیدت کا گلدستہ پیش کرنا ایک ایسی خوش بختی ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، مکین گنبد خضریٰ کی نظر رحمت، اساتذہ کی خصوصی توجہ، مرشد گرامی علیہ الرحمہ کے فیضان اور والدہ ماجدہ کی دعاؤں کے نتیجے میں راقم کو ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء میں حرمین طیبین کی حاضری نصیب ہوئی۔

۱۲/اپریل ۱۹۹۴ء/۳۰ شوال المکرم ۱۴۱۴ھ بروز منگل لاہور سے براستہ جدہ مکہ مکرمہ کے لیے روانگی ہوئی، ۱۵/اپریل/۳ ذوالقعدہ بروز جمعۃ المبارک عصر سے پہلے مدینہ طیبہ میں حاضری ہوئی، ۲۳/اپریل/۱۱ ذوالقعدہ بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء اشکوں کے سیل رواں میں مدینہ طیبہ سے ظاہری اور وقتی ہجرت کا صدمہ اٹھانا پڑا ۲۰ مئی بروز جمعۃ المبارک حج مبارک کی سعادت حاصل ہوئی اور ۲۴ مئی بروز منگل جدہ سے لاہور کے لیے روانگی ہوئی اور یوں ۲۵ مئی بروز بدھ یہ مبارک سفر اختتام پذیر ہوا۔

اس مبارک سفر میں ہمارے گروپ کے چالیس افراد تھے جن میں سے انیس مرد اور اکیس خواتین تھیں، گروپ کے افراد کے درمیان اتحاد اور اطاعت امیر کا ایسا نقشہ سامنے آیا کہ یوں محسوس ہوتا تھا شاید یہ ایک ہی خاندان کے لوگ ہیں اس گروپ کا نمبر ۰۲۱۸۰ اور نام حضرت داتا گنج بخش گروپ تھا (وللہ الحمد) لاہور سے پہلی

حج پرواز پی کے ۱۳۰۱ کے ذریعے روانگی ہوئی اور جدہ سے لاہور کے لیے پہلی حج پرواز پی کے ۱۳۰۲ کے ذریعے واپسی ہوئی۔ مکہ مکرمہ میں بلڈنگ نمبر ۲ شارع ابراہیم خلیل مسفلہ (ٹیل کے پاس) رہائش تھی جب کہ مدینہ طیبہ میں تخیل ہوٹل کے پیچھے بلڈنگ دار الایمان ۲ میں ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ مکتب نمبر ۱ تھا اور معلم محمد ابراہیم امین موذن تھے۔

نوٹ: یہ چند سطور اس لیے تحریر کی گئی ہیں کہ احباب کیلئے یہ معلومات محفوظ ہو جائیں۔

ایک عرصہ سے خواہش تھی کہ اگر تائید ایزدی اور نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے کبھی حرمین طیبین کی حاضری نصیب ہو تو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ عاطفت اور گنبد خضریٰ کی پر فضا بہاروں میں کوئی کتاب لکھی جائے یا کسی کتاب کا ترجمہ کیا جائے۔

الحمد للہ اب جب یہ سعادت نصیب ہوئی تو ۱۶/ اپریل ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ نماز فجر کے بعد بارگاہ سید الانبیاء میں سلام عرض کرنے کے بعد جنت البقیع میں ان نفوس قدسیہ کے حضور سلام عقیدت پیش کرنے اور فاتحہ خوانی کے لیے حاضر ہوا جنہوں نے اسلام اور داعیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل محبت اور خدمت دین کی ایسی تاریخ رقم کی ہے جس کی نظیر ناممکن ہے۔

واپسی پر مسجد نبوی کی مشرقی سمت میں ایک چھوٹے سے مکتبہ سے کتاب کی تلاش شروع کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ پر مشتمل ایک مختصر مگر جامع کتاب "وصایا الرسول صلی اللہ علیہ وسلم خمس وخمسون" پر نظر پڑی سوچا اسی کتاب کا ترجمہ مناسب رہے گا وقت کی قلت اختصار کا تقاضا کرتی ہے اور پھر اس سے بڑھ کر کیا بات ہو سکتی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے آپ ہی کا پیغام ملت اسلامیہ پاکستان تک پہنچ جائے۔

رب العزت کا بے انتہاء شکر ہے کہ اس رب کریم نے اس ناچیز کی مدد فرمائی اور تمنا پوری ہونے کا وقت آگیا اسی دن نماز ظہر کے بعد مواجہ شریف کے سامنے بیٹھ کر ترجمہ کا آغاز کر دیا اور پھر مختلف اوقات میں صُفہ شریف ریاض الجنت اور مسجد نبوی کے مختلف حصوں میں بیٹھ کر اس کتاب کا ترجمہ مکمل کیا ۲۲ اپریل / ۱۰ ذوالقعدہ بروز جمعۃ المبارک شام چار بج کر پچپن منٹ (پاکستانی وقت کے مطابق شام چھ بج کر پچپن منٹ) پر آخری کلمات کا ترجمہ مواجہ شریف کے سامنے مکمل ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

پاکستان پہنچنے پر مصروفیات کا آغاز ہو گیا ترجمہ کی نوک پلک سنوارنے کے ساتھ ساتھ حوالہ جات کی تخریج کا مسئلہ درپیش تھا اور بوجوہ کام مؤخر ہوتا چلا گیا اور اب الحمد للہ تمام مراحل کی تکمیل کے بعد یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عبادات، اخلاقیات، اور دعاؤں سے متعلق محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور وصایا کا یہ انمول تحفہ ہے امید ہے کہ جہاں یہ کتاب قارئین کے لیے حصول علم اور تزکیہ نفس کے طور پر مفید ہو گی وہاں راقم کے لیے وسیلہ نجات بھی بنے گی۔

حوالہ جات کی تخریج میں مولانا رب نواز سعیدی، مولانا محمد اسلام سعیدی اور مولانا محمد ظہیر بٹ زید مجدھم نے تعاون فرمایا، اللہ تعالیٰ ان دوستوں کے علم وعمل میں برکت پیدا فرمائے، دینی جذبہ سے سرشار نوجوان دوست میاں شہباز رسول جو اپنے ادارے پروگریسو بکس اردو بازار لاہور کی طرف سے بہترین اسلامی علمی لٹریچر شائع کر چکے ہیں، نے اس کتاب کی عمدہ طباعت کے ذریعے راقم کی حوصلہ افزائی فرمائی اللہ تعالیٰ ان کے اشاعتی ادارے کو دن

دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو قبول فرمائے۔

آمین بجاہ نبیہ الکریم

ناچیز ـــــ محمد صدیق ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۴ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ ۲۳ جولائی ۱۹۹۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

از حمزہ محمد صالح عجاج (مؤلف)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اور صلوٰۃ و سلام ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام رسولوں میں زیادہ معزز ہیں نیز آپ کے آل واصحاب پر رحمت ہو اور سلام ہو۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد! میں نے حدیث کی بعض کتب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ وصیتیں پڑھیں جو آپ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمائی ہیں۔

چنانچہ میں نے ان میں سے بعض کو ایک چھوٹی سی کتاب میں جمع کرنے کا ارادہ کیا تو مندرجہ ذیل کتب سے پچپن وصیتوں کا انتخاب کیا۔

۱۔ الترغیب والترہیب مؤلفہ حافظ منذری رحمہ اللہ

۲۔ ریاض الصالحین مؤلفہ امام نووی رحمہ اللہ

۳۔ التاج الجامع للاصول مؤلفہ امام نووی رحمہ اللہ

اگرچہ یہ وصیتیں بعض صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہیں لیکن ان کے فوائد تمام مسلمانوں کو شامل ہیں یہ وصایا اللہ سبحانہ تعالیٰ کے لیے عبادت میں خلوص اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانے کی ترغیب دیتی ہیں لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت، اللہ تعالیٰ کے لیے سجدے، روزے، نماز اور قیام لیل کی فضیلت، طلب علم کی فضیلت اور صدقہ و تسبیح کی فضیلت کو واضح کرتی ہیں، والدین کی رضا جوئی، عمدہ اخلاق، صلہ رحمی، پڑوسیوں سے اچھے سلوک، بھوکوں کو کھانا کھلانے، مساکین سے محبت اور اس بات کی ترغیب دیتی ہیں جو ان اعمال صالحہ تک پہنچا دے۔

اسے زیادہ مفید بنانے کے لیے میں نے اس مفہوم میں وارد بعض دیگر احادیث بھی ذکر کی ہیں اللہ تعالی کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ وہ ہمارے اعمال کو قبول فرمائے اور انہیں صرف اپنی کریم ذات کے لیے کر دے اور ان وصایا سے ہمیں نفع پہنچائے اور ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ ہی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔

اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نیز آپ کے آل واصحاب پر اللہ تعالی کی رحمت وسلام ہو۔

از حمزہ محمد صالح عجاج (مؤلف)

لاالہ الا اللہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے دن کون شخص آپ کے شفاعت سے بہرہ ور ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ میرا یہی خیال تھا کہ تم سے پہلے کوئی شخص بھی مجھ سے یہ بات نہیں پوچھے گا کیوں کہ میں تمہیں حدیث کے سلسلے میں حریص پاتا ہوں قیامت کے دن میری شفاعت سے اس شخص کو حصہ ملے گا جو دل یا (فرمایا) نفس کے خلوص سے لاالہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) پڑھے۔ (۱)

ہم فائدے کے لیے درج ذیل حدیث بھی نقل کرتے ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی عبادت

لہ کلمہ طیبہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ جہاں زبان سے کلمہ طیبہ ادا کیا جائے وہاں اللہ تعالی اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل بھی کیا جائے ۱۲ ہزاروی۔

کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور بلاشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں نیز وہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہیں جسے اس نے اپنی طرف سے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا جنت حق ہے اور جہنم بھی حق ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کے عمل کے مطابق جنت میں داخل کرے گا ___ جنادہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے "جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس میں سے چاہے داخل کرے گا۔"(۲)

مسلم اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے۔

"حضرت عبادہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کو حرام کر دیا۔(۲)

توحیدِ خداوندی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے! میں تمہیں کچھ کلمات سکھاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کر اسے اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے پائے گا جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ[۱]

---

[۱] یاد رہے کہ اہلِ سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ نفع و نقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے انبیاء کرام یا اولیاء عظام کے وسیلے سے مانگنا اس عقیدے کی نفی نہیں اور نہ ہی وسیلہ اختیار کرنے سے شرک لازم آتا ہے ۱۲ ہزاروی۔

جب مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے طلب کر، اور جان لو اگر تمام امت تمہیں کچھ نفع پہنچانے کے لیے اکٹھی ہو جائے تو وہ تمہیں صرف وہی نفع دے سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ سب تمہیں نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر لکھ دیا ہے قلمیں خشک ہو گئیں اور رجسٹر لپیٹ دیئے گئے۔ (۴)

جامع ترمذی کے علاوہ (کتب میں) مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامان پائے گا تو خوشی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی پہچان رکھ وہ سختی کی حالت میں تجھے یاد رکھے گا جان لو جو چیز تم سے خطا کر گئی ہے وہ نہیں مل سکتی اور جس چیز نے تمہیں ملنا ہے وہ تم سے دور نہیں ہو سکتی جان لو مدد، صبر کے ساتھ ہے سختی کے بعد خوشی اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔ (۵)

طلب علم کی فضیلت

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اے قبیصہ! تم کس لیے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا میری عمر زیادہ ہو گئی (یعنی) میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں ہیں آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ بات سکھائیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے، آپ نے فرمایا اے قبیصہ! تم جس پتھر، درخت اور ڈھیلے سے گزرتے

---

(۴) اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مقدر میں لکھا ہے وہ ضرور ملے گا اور جو نہیں لکھا وہ نہیں ملے گا لہٰذا محنت و مشقت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کیا جائے اور جب مصیبت پر صبر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے ۱۲ ہزاروی

ہو وہ تمہارے لیے بخشش مانگتا ہے اے قبیصہ! جب فجر کی نماز پڑھ لو تو یہ کلمات پڑھو سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ، اندھے پن، کوڑھ کے مرض اور فالج سے محفوظ رہو گے اے قبیصہ! یوں کہو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِمَّا	اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز
عِنْدَکَ فَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ	کا سوال کرتا ہوں جو تیرے پاس
فَضْلِکَ، وَانْشُرْ عَلَیَّ رَحْمَتَکَ	ہے مجھ پر اپنا فضل بہا دے مجھ
وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ۔	پر اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنی
	برکتیں نازل فرما۔ (۶)

☆ ☆ ☆

یہ وصیت شریفہ، طلب علم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں آیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی راستے پر طلب علم کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کے ذریعے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور بے شک فرشتے طالب علم کے عمل کو پسند کرتے ہوئے اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں اور بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اور پانی کے اندر مچھلیاں بھی طالب علم کے لیے بخشش طلب کرتی ہیں یقیناً عابد پر عالم کی فضیلت اس طرح ہے جیسے تمام ستاروں پر چودھویں رات کے چاند کو فضیلت حاصل ہے، بلاشبہ، علماء کرام انبیاء عظام کے وارث ہیں اور انبیاء کرام دینار اور درہم کی وراثت نہیں چھوڑتے وہ علم کا وارث بناتے ہیں پس جس نے علم حاصل کیا اس نے بہت بڑا حصہ حاصل کیا۔ (۷)

فضیلتِ علم

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں اپنی سرخ چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں طلب علم کے لیے آیا ہوں آپ نے فرمایا علم کو طلب کرنے والے کا آنا مبارک ہو بے شک طالب علم کو فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور اس پر اپنے پروں کا سایہ کرتے ہیں پھر ان میں سے بعض، بعض پر سوار ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ آسمان دنیا پر پہنچ جاتے ہیں وہ اس چیز سے محبت کرتے جسے طالب علم، تلاش کرتا ہے۔ (۸)

اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کی فضیلت

حضرت معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو میں نے عرض کیا مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دے یا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا مجھے وہ عمل بتائیے جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہو تو وہ خاموش رہے میں نے پھر سوال کیا تو وہ خاموش رہے پھر تیسری بار سوال کیا تو فرمایا میں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تم پر کثرتِ سجود لازم ہے بے شک تم اللہ تعالیٰ کے لیے جو سجدہ بھی کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے سبب تمہارا ایک درجہ بلند کرے گا اور تم سے ایک گناہ مٹا دے گا۔" (۹)

اس حدیث کے افادہ کو مکمل کرنے کے لیے ہم مزید دو حدیثیں نقل کرتے ہیں۔

پہلی حدیث:۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اس

سے ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند کرتا ہے پس تم کثرت سے سجدہ کیا کرو۔(۱۰)

دوسری حدیث :- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کی کوئی حالت بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ پسند نہیں کہ وہ اسے سجدہ کرتے ہوئے دیکھے اور اس نے (کثرت سجود کی وجہ سے) اپنا چہرہ گرد آلود کر رکھا ہو۔(۱۱)

فضیلتِ صدقہ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے کعب بن عجرہ! وہ گوشت اور وہ خون جو حرام سے پروان چڑھا ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا وہ آگ کے زیادہ لائق ہے اے کعب بن عجرہ! لوگ دو طرح صبح کرتے ہیں ایک صبح کرنے والا اپنے نفس کو چھڑانے میں صبح کرتا ہے پس وہ اسے آزاد کرتا ہے اور دوسرا اسے ہلاک کرتا ہے اے کعب بن عجرہ! نماز قرب خداوندی کا ذریعہ ہے، روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح طاقتور صفا (پہاڑی) پر چڑھتا ہے۔(۱۲)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، پھر انہوں نے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ اس میں فرمایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نیکی کے دروازوں پر تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا روزہ ڈھال ہے اور صدقہ، گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔(۱۳)

ہم اس فائدے کی تکمیل کے لیے درج ذیل حدیث نقل کرتے ہیں جسے امام طبرانی

نے کبیر میں اور حضرت امام بیہقی نے بھی روایت کیا۔ فرماتے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک صدقہ، صدقہ دینے والوں سے قبروں کی گرمی کو مٹا دیتا ہے اور بے شک مومن قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایہ سے سایہ حاصل کرے گا۔ (۱۴)[ل]

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صدقہ کے بارے میں ہمیں حکم بتایئے آپ نے فرمایا یہ اس شخص کے لیے آگ سے آڑ ہے جو اسے رضائے خداوندی کے لیے دیتا ہے۔ (۱۵)

چاشت کی دو رکعتوں اور ہر مہینے کے تین روزوں کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے خلیل حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے اور چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی ہے نیز یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھوں۔ (۱۶)

ابن خزیمہ کے الفاظ اس طرح ہیں حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے میں انہیں نہیں چھوڑتا یہ کہ میں وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں، چاشت کی دو رکعتیں نہ چھوڑوں کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کی نماز ہے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھوں۔ (۱۷)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہر مہینے تین دن روزہ

ل جس طرح زندگی میں صدقہ کرنا باعث رحمت ہے اسی طرح فوت شدہ مسلمان کے پسماندگان جب اس کے ایصال ثواب کے لیے کوئی عبادت یا صدقہ کرتے ہیں تو اسے قبر میں ثواب اور آرام ملتا ہے ۱۲ ہزاروی

رکھنا عمر بھر روزہ رکھنے کی طرح ہے۔ (۱۸)

اس فائدے کی تکمیل کے لیے ہم مندرجہ ذیل تین احادیث بھی نقل کرتے ہیں۔

(ا) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مہینے تین دن کا روزہ رکھنا عمر بھر کے روزوں کی، طرح ہے۔ (۱۹)

(ب) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کے (جسم کے) تمام جوڑوں پر ہر صبح صدقہ لازم ہے۔ ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تحمید (الحمد للہ پڑھنا) صدقہ ہے ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب سے وہ دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں جنہیں وہ چاشت کے وقت پڑھے (۲۰)

(ج) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا ہر مہینے تین دن روزہ رکھنا عمر بھر کے روزہ رکھنے کی طرح ہے۔ (۲۱)

آپ ہی سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم پر ہر مہینے کے تین دن یعنی ایام بیض کو (روزے کے لیے) اختیار کرنا لازم ہے یہ تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ ہے۔ (۲۲)

صلوٰۃ تسبیح

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عباس! اے چچا! کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو عطا نہ کروں؟

کیا میں آپ کو کسی بدلے کے بغیر تحفہ نہ دوں کیا آپ کو دس عادات نہ بتاؤں کہ جب آپ ان کو اپنائیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے، قدیم اور جدید، غلطی سے کئے گئے اور جان بوجھ کر کئے چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہ بخش دے گا وہ دس باتیں یہ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک سے مذکور ہے فرماتے ہیں۔

ثناء کے بعد پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اکبر پڑھے، قرارت سے فراغت پر رکوع میں جانے سے پہلے دس بار، پھر رکوع میں دس بار، رکوع سے اٹھنے کے بعد دس بار، سجدے میں دس بار دونوں سجدوں کے درمیان دس بار اور پھر دوسرے سجدے میں دس بار یہی تسبیح پڑھے ایک رکعت میں پچھتر بار تسبیح پڑھی جائے گی۔

چاروں رکعتوں میں اسی طرح کرے کل تین سو بار ہو جائے گی۔

اگر آپ کے گناہ سمندر کی جھاگ یا ریت کے تودے کے برابر بھی ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ کو بخش دے گا اگر روزانہ ایک بار پڑھ سکتے ہوں تو ایسا کریں اگر ایسا نہ کریں تو ہفتہ میں ایک بار پڑھیں اگر ایسا بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار پڑھیں اگر اس طرح نہ کر سکیں تو اپنی پوری زندگی میں ایک بار پڑھیں۔ (۷۲)

(صلوٰۃ تسبیح کا طریقہ)

اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت کا سوال

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس اے رسول اللہ کے چچا! دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت کا سوال کرو۔ (۷۳)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

مجھے کوئی ایسی بات سکھایئے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کروں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو (فرماتے ہیں) پس کچھ دن ٹھہر ا پھر دوبارہ سوال کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا اے عباس ! اے رسول اللہ کے چچا ! اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں بھلائی کا سوال کرو۔ (۲۵)

روزہ رکھنے کی فضیلت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ! مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کردے آپ نے فرمایا روزہ رکھنے کو لازم پکڑو کوئی عمل اس کے برابر نہیں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کسی عمل کا حکم دیں آپ نے فرمایا روزے کو اختیار کرو اس کے برابر کوئی عمل نہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے کسی کام کا حکم فرمائیں آپ نے فرمایا روزہ رکھنے کو لازم پکڑو اس کی مثل (کوئی عمل) نہیں۔ (۲۶)

نسائی کی ایک روایت میں ہے فرماتے ہیں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ! مجھے کسی ایسے کام کا حکم دیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے آپ نے فرمایا روزے کو اختیار کرو اس کی مثل (کوئی عمل) نہیں۔ (۲۷)

حضرت ابن حبان نے اپنی صحیح میں ایک حدیث روایت کی ہے وہ (حضرت ابوامامہ) فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے آپ نے فرمایا تم پر روزہ رکھنا لازم ہے کیونکہ اس کی مثل (کوئی عمل) نہیں فرماتے ہیں چنانچہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں دن کو صرف اسی وقت دھواں نظر آتا تھا جب ان کے ہاں کوئی مہمان آتا۔ (۲۸)

ہم اس کے فائدہ کو مکمل کرنے کے لیے درج ذیل حدیث بھی نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں جو ایک دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روزہ رکھے مگر اللہ تعالیٰ اس دن اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو ستر سال (کی مسافت) دور کر دیتا ہے۔ (۲۹)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات باتوں کی وصیت فرمائی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا تمہیں جلا دیا جائے یا تمہیں سولی پر چڑھایا جائے،

جان بوجھ کر نماز کو نہ چھوڑو پس جس شخص نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا وہ ملت (اسلامیہ) سے نکل گیا گناہ نہ کرو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔

شراب نہ پیو وہ تمام گناہوں کی اصل ہے موت سے نہ بھاگو اگرچہ تم اس (کی حالت) میں ہو اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو اور اگر وہ تمہیں تمام دنیا سے نکلنے کا حکم دیں تو نکل جاؤ گھر والوں سے لاٹھی نہ اتارو[۱] اور اپنی طرف سے ان کے ساتھ انصاف کرو۔ (۳۰)

---

[۱] اس کا مطلب یہ ہے کہ گھر والوں کو کھلی آزادی نہ دو بلکہ تمہارا رعب قائم رہنا چاہیئے تاکہ گھریلو نظام نہ بگڑے ۱۲ ہزاروی۔

ارکانِ اسلام

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ایک دن میں آپ کے قریب ہوا اور ہم چل رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور رکھے آپ نے فرمایا تم نے ایک بہت بڑی بات کا سوال کیا ہے اور یہ اس شخص کے لیے آسان ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ اسے آسان کر دے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو (اور) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو رمضان المبارک کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو پھر فرمایا کیا میں تمہیں نیکی کے دروازوں کی خبر نہ دوں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا رات کے درمیان نماز پڑھنا پھر آپ نے آیت کریمہ تلاوت فرمائی (ترجمہ) "اور ان لوگوں کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

پھر فرمایا کیا میں تمہیں دین کی بلندی، ستون اور اس کی کوہان کو چوٹی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا دین کی بلندی اسلام (فرمانبرداری) ہے اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد ہے پھر فرمایا کیا میں تمہیں ان تمام باتوں کی جڑ (بنیاد) نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا اسے روکے رکھو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا گفتگو پر بھی ہماری پکڑ ہوگی آپ نے فرمایا تمہیں تمہاری ماں روئے لوگوں کو ان کی زبانوں کا کمایا ہوا ہی تو جہنم میں منہ کے بل گرائے گا۔ (۳۱)

ماں باپ سے نیکی کا برتاؤ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے حسنِ سلوک کا کون زیادہ حقدار ہے؟ فرمایا تمہاری ماں پوچھا پھر کون؟ فرمایا تمہاری ماں، پوچھا پھر کون؟ فرمایا تمہاری ماں، پوچھا اس کے بعد کون؟ فرمایا پھر تمہارا باپ۔ (۲۲)

ایک روایت میں ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! حسنِ سلوک کا زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا تمہاری ماں پھر تمہاری ماں پھر تمہاری ماں پھر تمہارا باپ پھر جو تمہارے زیادہ قریب ہو پھر وہ جو اس کے بعد تمہارے قریب ہو۔ (۲۳)

(اس مضمون کے) فائدہ کو مکمل کرنے کے لیے ہم درج ذیل حدیث بھی نقل کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس کا ناک خاک آلود ہو، پھر اس کا ناک خاک آلود ہو پھر اس کا ناک خاک آلود ہو، (یعنی) جس نے اپنے ماں باپ میں سے ایک یا دونوں کو اپنے پاس بڑھاپے کی حالت میں پایا پھر وہ جنت میں داخل نہیں ہوا[1] (۲۴)

نماز کی حفاظت اور ماں باپ سے حُسنِ سلوک

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ لونڈی حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضا، پر وضو کا پانی ڈال رہی تھی کہ ایک

---

[1] یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے سنہری موقعہ دیا تھا کہ وہ بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل کرتا لیکن اس نے ایسا نہ کیا، تو یہ شخص نہایت بدبخت ہے اور رسوائی اس کا مقدر ہے ۱۲ ہزاروی۔

شخص آیا اس نے کہا مجھے وصیت کیجئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تجھے آگ میں جلا دیا جائے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کر اگرچہ وہ تجھے تمہارے گھر والوں اور دنیا کو چھوڑنے کا حکم دیں شراب ہرگز نہ پینا کیوں کہ وہ ہر برائی کی چابی ہے نماز کو جان بوجھ کر کبھی نہ چھوڑنا پس جس نے ایسا کیا اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بری الذمہ ہیں (۲۵)

نماز کے بعد کیا پڑھا جائے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے صبح کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھے کچھ کلمات سکھا دیجئے جنہیں میں اپنی نماز میں (نماز کے بعد) پڑھوں آپ نے فرمایا دس مرتبہ "اللہ اکبر کہو" دس مرتبہ "سبحان اللہ" اور دس مرتبہ "الحمد للہ" کہو پھر جو چاہو مانگو آپ فرما رہے تھے ہاں ہاں یہی بات ہے) (۲۶)

ہر نماز کے بعد کیا کہا جائے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ! اللہ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں ہر نماز کے بعد ان کلمات کا پڑھنا ترک نہ کرنا۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ	اے اللہ! اپنے ذکر، اپنے شکر
وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ	اور اچھی طرح عبادت کرنے پر
عِبَادَتِكَ "	میری مدد فرما۔ (۲۷)

ذکر کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! احکام اسلام زیادہ ہیں مجھے ایسا عمل بتائیے جسے میں اپنائے رکھوں آپ نے فرمایا تمہاری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ تر رہے۔ (۳۸)

فضیلتِ ذکر

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کس مجاہد کا اجر زیادہ ہے آپ نے فرمایا جو اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے اس نے پوچھا کس نیکو کار کا اجر زیادہ ہے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے پھر انہوں نے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کا ذکر کیا ان سب باتوں کا ذکر کیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے ابو حفص! ذکر کرنے والے تمام نیکیاں لے گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں"۔ (۳۹)

ترکِ گناہ اور اطاعت و ذکرِ خداوندی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا گناہوں کو چھوڑ دو بے شک یہ افضل ہجرت ہے فرائض کی حفاظت کرو یہ افضل جہاد ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو بے شک تم اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے ذکر کی کثرت سے زیادہ پسندیدہ عمل نہیں لاؤ گے۔ (۴۰)

(اس مضمون کے) فائدہ کو مکمل کرنے کے لیے ہم فضیلتِ ذکر کے بارے میں وارد (مزید) دو حدیثیں نقل کرتے ہیں۔

(ا) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندہ مجھے اپنے گمان کے مطابق پاتا ہے۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ (شرعی گز) اس کے قریب ہوتا ہوں اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو بازوؤں کے پھیلانے کی مقدار اس کے قریب ہوتا ہوں اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میری رحمت اس کی طرف دوڑ کر جاتی ہے۔[1] (۴۱)

(ب) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ایک حلقہ کی طرف تشریف لائے تو فرمایا تم کس لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم بیٹھے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور اس بات پر اس کی حمد کریں کہ اس نے ہمیں اسلام کی طرف راہنمائی فرمائی اور آپ کے سبب ہم پر احسان فرمایا آپ نے فرمایا کیا اللہ کی قسم! تم اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا سنو! میں بطور تہمت تمہیں قسم نہیں دے رہا بلکہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے۔ (۴۲)

---

[1] اسی حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ نے فاذکرونی اذکرکم، کا ترجمہ یوں کیا تم میرا ذکر کرو میں تمہارا چرچا کروں گا ۱۲ ہزاروی

فجر کی سنتوں کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتلایئے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے آپ نے فرمایا فجر کی دو رکعتوں کو اختیار کرو بے شک ان میں فضیلت ہے۔ (۴۳)

انہی کی ایک روایت میں ہے فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعتیں نہ چھوڑو بے شک ان میں بڑی بخششیں ہیں۔ (۴۴)

(اس مفہوم کے) فائدہ کو مکمل کرتے ہوئے ہم درج ذیل حدیث (بھی) نقل کرتے ہیں جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہیں۔ (۴۵)

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے! نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچو کیوں کہ نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا ہلاکت (کا باعث) ہے۔ (۴۶)

اتمام فائدہ کے لیے ہم درج ذیل حدیث بھی نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمٰن تبارک وتعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے جب اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! کس کی طرف متوجہ ہو؟ کیا مجھ سے بہتر کی طرف؟ اے انسان! اپنی

نماز کی طرف توجہ کرو میں اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تم توجہ کرتے ہو۔ (۴۷)

اخلاص کی فضیلت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا گیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ وصیت کیجیئے آپ نے فرمایا اپنی عبادت کو خالص کرو تھوڑا عمل بھی تمہیں کافی ہو گا۔ (۴۸)

اتمام فائدہ کے لیے ہم درج ذیل دو حدیثیں بھی نقل کرتے ہیں۔

(ا) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا مخلص لوگوں کے لیے خوشخبری ہے وہ ہدایت کے چراغ ہیں ان سے ہر تاریک فتنہ دور ہو جاتا ہے۔ (۴۹)

(ب) ایک دوسری حدیث میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص ہو اور اس میں رضائے الٰہی کو تلاش کیا جائے۔ (۵۰)

نمازِ حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یا کسی انسان کے ہاں کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اچھی طرح وضو کرے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے پھر یوں کہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں
الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ	وہ بردبار کریم ہے اللہ تعالیٰ کے

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ»

لیے پاکیزگی ہے جو عرش عظیم کا رب ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی اور تیری مغفرت کو لازم کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں میرے ہر گناہ کو بخش دے میرے ہر غم کو مٹا دے میری ہر اس حاجت کو جس میں تیری رضا ہو پورا کر دے اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے!

* * *

ابن ماجہ نے "یا ارحم الراحمین" کے بعد یہ اضافہ کیا پھر دنیا اور آخرت میں سے جو چاہے مانگے وہ اس کے لیے مقدر ہو گا۔ (۵۱)

وسیلہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور توجہ الی اللہ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک نابینا شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ میری آنکھوں کو بینائی عطا فرما دے آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں اسی طرح نہ چھوڑ دوں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ پر بینائی کا چلا جانا باعث تکلیف ہو گیا آپ نے فرمایا جاؤ وضو کرو پھر دو رکعتیں پڑھو پھر کہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِالنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ، یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلٰى رَبِّیْ بِكَ اَنْ یَّكْشِفَ لِیْ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ۔

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی رحمت ہیں کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم بیشک میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری آنکھوں کی بینائی بحال فرما دے اے اللہ میرے بارے میں آپ کی سفارش قبول فرما اور میری ذات کے بارے میں میری دعا کو قبول فرما"

* * *

وہ واپس لوٹا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں کی بینائی بحال فرما دی تھی[1] (۵۲)

اللہ کے نام پر مانگنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (ایک نسخہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر ہے) فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دو اور جو اللہ کے نام پر سوال کرے اسے عطا کرو جو شخص تمہیں دعوت دے اس کی دعوت کو قبول کرو جو آدمی تم سے نیکی کرے اسے اس کا پورا

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرنا جائز ہے بلکہ آپ نے خود اس کا حکم دیا نیز "یا رسول اللہ" کہنا بھی صحیح ہے کیوں کہ یہ دعا قیامت تک مانگی جا سکتی ہے اور آپ کی ظاہری زندگی کے ساتھ خاص نہیں ہے ۱۲ ہزاروی۔

پورا بدلہ دو اگر اسے بدلہ دینے کے لیے کچھ نہ پاؤ تو اس کے لیے دعا مانگو حتیٰ کہ تم دیکھو کہ تم نے اس کا پورا پورا بدلہ دے دیا ہے۔ (۵۳)

اتمام فائدہ کے لیے ہم درج ذیل حدیث بھی نقل کرتے ہیں۔

حضرت رفاعہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو عبیدہ سے مروی ہے وہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ملعون ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے مانگے اور وہ بھی ملعون ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کے لیے مانگا جائے پھر وہ مانگنے والے کو نہ دے جب تک نہایت قیمتی چیز کا سوال نہ کرے یعنی ایسی قیمتی چیز جس کا دینا نا ممکن ہو تو اس کا سوال پورا نہیں کیا جائے گا۔

سورۃ فاتحہ کی فضیلت

حضرت ابو سعید رافع بن معلّی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں نے جواب نہ دیا پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب وہ تمہیں بلائیں پھر فرمایا کیا میں تمہیں مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے پہلے قرآن پاک کی سب سے باعظمت سورت نہ سکھاؤں چنانچہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا جب ہم نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن پاک کی سب سے زیادہ باعظمت سورت سکھاؤں گا فرمایا۔

"الحمد للہ رب العالمین" (سورۃ فاتحہ) یہ وہ سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا۔ (۵۵)

اس فائدہ کی تکمیل کے لیے ہم درج ذیل حدیث بھی روایت کرتے ہیں جو سورۃ فاتحہ

کی فضیلت میں آئی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور میرے بندے کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے مانگا ایک روایت میں ہے اس کا نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیئے، جب بندہ "الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی ہے جب وہ "الرحمٰن الرحیم" پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری ثنا کی ہے جب وہ مالک یوم الدین پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے جب وہ "ایاک نستعین" پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے مانگا جب وہ "اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین" پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے مانگا۔ (۵۶)

قرآن پاک کی بعض سورتوں کے فضائل

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی سے فرمایا "اے فلاں! کیا تم نے شادی کی ہے؟" انہوں نے عرض کیا نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ! اور نہ میرے پاس نکاح کرنے کے لیے کچھ ہے آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" نہیں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا یہ قرآن پاک کا تہائی حصہ ہے فرمایا کیا تمہارے پاس إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نہیں؟ عرض کیا ہاں قبول نہیں فرمایا یہ قرآن پاک کا چوتھائی حصہ ہے

فرمایا کیا تمہارے پاس "قُلْ یَا اَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ" نہیں؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں فرمایا یہ قرآن کا چوتھا حصہ ہے کیا تمہارے پاس "اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ" نہیں؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں فرمایا یہ قرآن پاک کا چوتھا حصہ ہے، نکاح کرو نکاح کرو۔ (۵۷)

(اس) فائدہ کی تکمیل کے لیے ہم سورۂ اخلاص نیز سورہ بقرہ کی آخری آیت اور آیت الکرسی کی فضیلت میں وارد احادیث نقل کرتے ہیں۔

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص دس مرتبہ "قل ہو اللہ احد" پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر تو ہم کثرت سے پڑھیں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہت زیادہ اور نہایت عمدہ عطا کرنے والا ہے۔ (۵۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک چھوٹے لشکر کا امیر بنا کر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے ہوئے "قل ہو اللہ احد" پہ قرأت کا اختتام کرتے تھے جب واپس لوٹے تو یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتے ہیں صحابہ کرام نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا اس لیے کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں بتا دو کہ اللہ تعالیٰ ان

لہ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عورت کا حق مہر قرآن پاک سکھانا بن سکتا ہے کیونکہ حق مہر کے لیے مال کا ہونا ضروری ہے مطلب یہ ہے کہ تم قرآن پڑھنا جانتے ہو لہٰذا تم اس لائق ہو کہ لوگ تمہیں رشتہ دیں ۱۲ ہزاروی۔

سے محبت کرتا ہے۔ (۵۹)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کا اختتام ایسی دو آیتوں پر فرمایا جو اس نے مجھے اپنے اس خزانے سے دی ہیں جو عرش کے نیچے ہے انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں اور بیٹیوں کو سکھاؤ کیوں کہ یہ (آیات) نماز، قرآن اور دعا ہیں[1] (۶۰)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان کا ایک (غلے کا) سٹور تھا جس میں کھجوریں تھیں وہ ان کی حفاظت کرنے والوں میں سے تھے وہ انہیں کم پاتے ایک دن انہوں نے اس کی نگرانی کی تو اچانک دیکھا ایک چارپایہ ہے جو بالغ لڑکے کے مشابہ ہے فرماتے ہیں اس نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا تو جن ہے یا انسان؟ اس نے کہا میں جن ہوں فرمایا مجھے اپنا ہاتھ پکڑا اس نے ہاتھ پکڑایا تو اس کا ہاتھ کتے کے ہاتھ کی طرح اور بال بھی کتے کے بالوں کی طرح تھے فرمایا جنوں کی تخلیق اس طرح ہے؟ اس نے کہا تمہیں معلوم ہے جنوں میں مجھ سے زیادہ سخت کوئی نہیں۔

انہوں نے پوچھا تو یہاں کیوں آیا ہے اس نے کہا ہمیں خبر پہنچی ہے کہ آپ صدقہ کو پسند کرتے ہیں تو ہمیں یہ بات پسند آئی کہ آپ کے غلہ سے حصہ حاصل کریں انہوں نے فرمایا کون سی چیز ہمیں، تم سے محفوظ رکھ سکتی ہے اس نے کہا سورۃ بقرہ کی یہ آیت، "لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" (آیت الکرسی) جو شخص شام کے وقت یہ آیت پڑھے وہ صبح تک ہم سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جو آدمی صبح کے وقت اسے پڑھے یہاں تک کہ شام ہو جائے (وہ بھی محفوظ رہتا ہے) صبح ہوئی تو وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] سورہ بقرہ کی آخری دو آیات قرآن پاک سے دیکھ کر پڑھیں ۱۲ ہزاروی

کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات ذکر کی آپ نے فرمایا "خبیث نے سچ کہا۔" (۶۱)

سورۃ اخلاص اور معوذتین کی فضیلت

حضرت معاذ بن عبداللہ بن حبیب (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمیں بارش اور سخت اندھیرا پہنچا ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں آپ تشریف لائے اور فرمایا کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ فرمایا صبح و شام تین تین بار قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھو تمہیں کفایت کریں گی۔ (۶۲)

معوذتین کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں وہ آیات معلوم نہیں جو آج رات اتری ہیں اس طرح ان کی مثل نہیں دیکھی گئیں وہ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" ہیں۔ (۶۳)

آپ فرماتے ہیں میں ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کی سواری) کو لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اے عقبہ! کیا میں تمہیں دو بہترین سورتیں نہ بتاؤں جو پڑھی گئیں؟ چنانچہ آپ نے مجھے "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" سکھائی اس کے بعد (مکمل) حدیث ذکر کی۔

حضرت ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے (حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اس دوران کہ میں جحفہ اور ابواء کے درمیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا کہ ہوا اور سخت اندھیرے نے ہمیں ڈھانپ لیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" کے ساتھ پناہ مانگنے لگے آپ نے فرمایا

اے عقبہ! ان دونوں کے ساتھ پناہ مانگو کوئی پناہ مانگنے والا ان کی مثل کے ساتھ پناہ نہیں مانگتا فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ان دونوں سورتوں کے ساتھ ہمیں نماز پڑھاتے تھے۔ (۶۴)

ہم (اس مضمون کے) فائدے کی تکمیل کے لیے درج ذیل حدیث بھی روایت کرتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر! پڑھو میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو اور تم ہرگز ان کی مثل (کوئی سورت) نہیں پڑھو گے چنانچہ میں نے ان دونوں کو پڑھا آپ نے فرمایا ان دونوں کو پڑھو۔ (۶۵)

سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ کرنا

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بلال! جان لو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کیا چیز جان لوں؟ آپ نے فرمایا جان لو کہ جو شخص میری سنتوں میں سے ایک سنت کو زندہ کرے جو میرے بعد مٹا دی گئی ہو تو اس کے لیے اس شخص کے ثواب کی طرح ثواب ہو گا جو اس پر عمل کرتا ہے اس کے بغیر کہ ان (عمل کرنے والوں) کے عمل (ثواب) سے کچھ کم ہو اور جو شخص گمراہ کن بدعت[1] جاری کرے گا جسے اللہ تعالیٰ اور

[1] بدعت سے مراد وہ کام ہے جو سنت کے خلاف ہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا سبب ہو ہر نیا کام برا نہیں لہٰذا میلاد شریف، گیارہویں شریف اور اس طرح کے دوسرے اچھے کام بدعت نہیں ہیں بلکہ ثواب کا ذریعہ ہیں ان کاموں کو بدعت کہہ کر ان سے انکار کرنا جہالت ہے اللہ تعالیٰ دین کی سمجھ عطا فرمائے آمین۔ ۱۲ ہزاروی۔

اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پسند نہیں کرتا اس پر عمل کرنے والوں کے گناہ کی مثل (گناہ) ہوگا۔

اور یہ لوگوں کے بوجھ سے کم نہیں کرے گا۔(۶۶)

تکمیلِ فائدہ کے لیے ہم درج ذیل حدیث بھی روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص نے میری امت میں فساد (برپا ہونے) کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا اس کے لیے ایک سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

امام بیہقی نے حضرت حسن بن قتیبہ کی روایت سے اور حضرت امام طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا جس میں کوئی حرج نہیں البتہ انہوں نے فرمایا "اس کے لیے شہید کا ثواب ہے۔(۶۷)

دنیا سے بے رغبتی

حضرت ابو العباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے کہ جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں؟ آپ نے فرمایا دنیا سے بے رغبتی اختیار کر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبتی کر لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔[1] (۶۸)

---

[1] اس حدیث میں دنیوی کاروبار سے نہیں روکا گیا بلکہ دنیا سے محبت کرنے سے منع کیا گیا یہی وجہ ہے کہ لوگ اولیاء کرام سے محبت کرتے ہیں اور یہ بات عام طور پر دیکھنے میں آتی ہے کہ دولت کی بنیاد پر آپس میں جھگڑے ہوتے ہیں ۱۲ ہزاروی۔

ہم اتمامِ فائدہ کے لیے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی کے بارے میں درج ذیل حدیث نقل کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر آرام فرما ہوئے جب اُٹھے تو آپ کے پہلو پر نشانات تھے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم آپ کے لیے بچھونا بچھا دیں تو اچھا ہے آپ نے فرمایا میرا دنیا سے کیا تعلق ہے میں دنیا میں اس سوار کی مثل ہوں جو ایک درخت کے نیچے سایہ حاصل کرتا ہے پھر اسے چھوڑ کر چل پڑتا ہے۔" (۶۹)

درج ذیل حدیث ہمیں دنیا سے بے رغبتی کی ترغیب دیتی ہے۔

حضرت عبیداللہ بن محصن خطمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص صبح کے وقت قلبی طور پر مطمئن ہو اور اس کے جسم میں عافیت ہو اس کے پاس ایک دن کی روزی ہو گویا دنیا اپنے تمام کناروں کے ساتھ اس کے لیے جمع ہو گئی۔ (۷۰)

اسی طرح ہم وہ حدیث نقل کرتے ہیں جسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے قناعت کے سلسلے میں روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قناعت خزانہ ہے اور تحقیق یہ وہ مال ہے جو فنا نہیں ہوتا۔ (۷۱)

جہنم سے پناہ مانگنا

حضرت حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تم صبح کی نماز پڑھو تو کسی انسان سے کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات سات بار کہو۔

"اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ" اے اللہ مجھے (جہنم کی) آگ سے بچا اگر تم اسی دن مر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے جہنم سے پناہ لکھ دے گا اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو کسی شخص سے کلام کرنے سے پہلے سات مرتبہ "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ" کہو اگر تم اسی رات مر جاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے جہنم سے پناہ لکھ دے گا۔ (۶۲)

جنتی آدمی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتلایئے کہ جب میں اسے کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

فرض نماز قائم کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو، رمضان المبارک کے روزے رکھو انہوں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اس پر اضافہ نہیں کروں گا اور نہ اس سے کم کروں گا۔[1]

جب وہ واپس ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ کسی جنتی آدمی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے۔ (۶۳)

نمازِ استخارہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ

---

[1] چونکہ اس وقت تک حج فرض نہ ہوا تھا اس لیے اس کا ذکر نہ فرمایا ورنہ جسے طاقت ہو اس پر حج فرض ہے ۱۲ ہزاروی

علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ سکھاتے تھے جیسا کہ آپ ہمیں قرآن پاک کی کوئی سورت سکھلاتے آپ فرماتے جب تم میں سے کسی ایک کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو وہ دو نفل پڑھے پھر یوں کہے۔

«اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ	اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق بھلائی
بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ	چاہتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ طاقت
بِقُدْرَتِکَ وَاَسْاَلُکَ مِنْ	چاہتا ہوں تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا
فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ	ہوں بے شک تو قادر ہے اور مجھے طاقت
تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ	نہیں ہے تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا
وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ	اور تو غیب کی باتوں کو خوب جاننے والا
اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ	ہے اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق
خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ	یہ کام میرے لیے میرے دین میری زندگی
عَاقِبَةِ اَمْرِیْ (یا کہے) عَاجِلِ	اور میرے انجام کار میں بہتر ہے یا کہے
اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ	میرے فوری اور بعد والے کام کے لیے
وَیَسِّرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ	بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر کر
وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ	دے اور اسے میرے لیے آسان
شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ	کر دے پھر مجھے اس میں برکت عطا
عَاقِبَةِ اَمْرِیْ (یا کہے) فِیْ عَاجِلِ	فرما اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام
اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ	میرے لیے میرے دین، دنیا اور انجام
عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ	کار کے طور پر برا ہے یا یوں کہے میرے
الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ	فوری اور آنے والے معاملات میں برا

ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور بھلائی کو میرے لیے مقدر کر دے

جہاں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دے ‘‘ (۷۴)

فرماتے ہیں اس کے بعد اپنی حاجت کا نام لے۔ فائدہ کی تکمیل کے لیے ہم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وارد حدیث بھی نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی خوش بختی سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے۔(۷۵)

امام حاکم نے یہ اضافہ کیا اللہ تعالیٰ سے استخارہ کو ترک کر دینا انسان کی بدبختی سے ہے۔ (۷۶)

غموں اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا

حضرت اصبہانی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے انہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! کیا میں ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ جب تجھے غم یا کوئی مشکل بات پہنچے تو تو اس کے ساتھ اپنے رب کو پکارے اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہاری وہ دعا قبول ہو گی اور تجھ سے وہ غم دور ہو جائے گا وضو کر کے دو رکعتیں نفل پڑھو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو اپنے اور تمام مرد و عورت مومنوں کے لیے مغفرت طلب کرو پھر کہو۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ	’’اے اللہ! تو اپنے بندوں کے
عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا	درمیان ان کے اختلاف کے سلسلے
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، لَا اِلٰهَ	میں فیصلہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے
اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ،	سوا کوئی معبود نہیں وہ بلند عظمت
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ	والا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی
الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ	معبود نہیں وہ بردبار کریم ہے اللہ
اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ	تعالیٰ پاک ہے سات آسمانوں کا

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	رب ہے عرش عظیم کا رب ہے تمام
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ،	تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو
اَللّٰهُمَّ كَاشِفَ الْغَمِّ	تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اے
مُفَرِّجَ الْهَمِّ مُجِيْبَ	اللہ! غم کو دور کرنے والے پریشانی
دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ إِذَا	کو زائل کرنے والے پریشان حال
دَعَوْكَ، رَحْمٰنَ الدُّنْيَا	لوگوں کی دعا کو قبول کرنے والے
وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا	دنیا اور آخرت میں رحمٰن اور ان
فَارْحَمْنِيْ فِيْ حَاجَتِيْ	دونوں (دنیا و آخرت) میں رحیم میری
هٰذِهٖ بِقَضَائِهَا وَنَجَاحِهَا	اس حاجت کو پورا کرتے ہوئے اور
رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ	اس میں مجھے کامیاب کرتے ہوئے
رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ۔	مجھ پر رحم فرما ایسی رحمت جس کے ساتھ تو
	مجھے دوسروں کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔ (۱۸۸)

☆ ☆ ☆

اتمام فائدہ کے لیے ہم درج ذیل حدیث بھی نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس کچھ دعائیں لے کر آئے فرمایا جب آپ کو دنیا کے کاموں میں سے کوئی کام پیش آئے تو ان دعاؤں کو مقدم کرو پھر اپنی حاجت کا سوال کرو۔

يَا بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ،	اے آسمانوں اور زمین کو کسی (سابقہ)
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ،	نمونہ کے بغیر پیدا کرنے والے اے
يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ	بزرگی اور عزت والے اے پکارنے
يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ، يَا	والوں کی پکار کو سننے والے! اے

كَاشِفَ السُّوْءِ، يَا اَرْحَمَ	مدد طلب کرنے والوں کی مدد کرنے
الرَّاحِمِيْنَ، يَا مُجِيْبَ	والے! اے برائی کو دور کرنے والے!
دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ، يَا اِلٰهَ	اے سب رحم کرنے والوں سے
الْعَالَمِيْنَ، بِكَ اَنْزِلُ	زیادہ رحم کرنے والے اے پریشاں
حَاجَتِيْ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ	حال لوگوں کی دعا کو قبول کرنے والے!
بِهَا فَاقْضِهَا،	اے تمام جہانوں کے معبود! مجھے ایک

حاجت درپیش ہے اور تو اسے جانتا ہے پس اسے پورا کر دے۔" (۷۸)

کثرتِ سجود، دخولِ جنت کا باعث

حضرت ابو فراس ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم) سے مروی ہے اور آپ اہل صفہ میں سے ہیں فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سوتا تھا آپ کے لیے وضو کا پانی اور ضرورت کی باقی چیزیں لاتا آپ نے فرمایا (اے ربیعہ) مجھ سے سوال کرو میں نے عرض کیا میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں[1] آپ نے فرمایا اس کے علاوہ کچھ؟ میں نے عرض کیا یہ کافی ہے آپ نے فرمایا اپنے نفس پر کثرتِ سجود کو لازم کرتے ہوئے میری مدد کرو۔ (یعنی فرائض کے علاوہ نفل نماز بکثرت پڑھو۔ ہزاروی) (۷۹)

کھانا کھلانا، سلام کو پھیلانا اور قیام لیل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے جسے چاہیں جنت مرحمت فرما دیں۔ ۱۲ ہزاروی۔

جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہو جاتا ہے اور آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے ہر چیز کے بارے میں مجھے خبر دیجئے آپ نے فرمایا ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا میں نے عرض کیا مجھے ایسی بات کی خبر دیجئے کہ جب میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں آپ نے فرمایا بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، سلام کو پھیلاؤ، صلہ رحمی کرو رات کو نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (۸۰)

تکمیل فائدہ کے لیے ہم درج ذیل احادیث بھی ذکر کرتے ہیں،

(ا) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بے شک جنت میں ایک بالاخانہ ہے اس کے اندر سے باہر کا حصہ نظر آتا ہے اور اندر والا حصہ باہر سے نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو کھانا کھلاتے ہیں سلام کو پھیلاتے ہیں اور رات کو نماز پڑھتے ہیں جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (۸۱)

(ب) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بے شک رات میں ایک ایسی گھڑی ہے وہ جس مومن کو موافق ہو جائے کہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیوی اور آخری معاملات کی بھلائی چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے اور یہ پوری رات میں ہے (۸۲)

(ج) طبرانی نے اسے کبیر میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہوتا ہے پس اپنی بیوی کو جگاتا ہے اور اگر اس (بیوی) پر نیند غالب آجائے تو اس کے چہرے پر پانی ڈالتا ہے پس وہ دونوں اپنے گھر میں کھڑے ہو کر رات کی گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو ان دونوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ (۸۳)

(د) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم نے ہمیں رات کی نماز کا حکم دیا اور اس کی ترغیب دی یہاں تک کہ فرمایا تم پر رات کی نماز لازم ہے اگرچہ ایک رکعت ہو۔[1] (۸۴)

پڑوسی کو کھانا کھلانا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! جب تم (سالن) پکاؤ تو شوربہ زیادہ کرو اور اپنے پڑوسی کا بھی خیال رکھو۔ (۸۵)

انہی کی ایک روایت میں ہے فرماتے ہیں بے شک میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کسی نیکی کو نہ چھوڑنا مگر اس پر عمل کرنا اگر تم اس پر قادر نہ ہو تو لوگوں سے اس طرح کلام کرنا کہ تمہارے چہرے پر بشاشت ہو جب شوربہ پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوسی کا حصہ بھی نکالو اور ان سے نیکی کا سلوک کرو۔ (۸۶)

مساکین سے محبت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے خلیل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات باتوں کی وصیت فرمائی۔

۱۔ میں اپنے سے نیچے والے (غریب نادار) کی طرف دیکھوں اور اوپر والے (امیر) کی طرف نہ دیکھوں۔

۲۔ میں مسکین لوگوں سے محبت کروں اور ان کے قریب ہو جاؤں۔

---

[1] یہ محض ترغیب کے لیے ہے ورنہ نماز کم از کم دو رکعتیں ہوتی ہے خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت کو بتیراء (دم کٹی نماز) قرار دیا ۱۲ ہزاروی

۳۔ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ مجھ سے قطع تعلق کریں اور مجھ پر زیادتی کریں۔

۴۔ میں سچی بات کہوں اگرچہ کڑوی ہو۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں۔

۶۔ کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں۔

۷۔ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کثرت سے پڑھوں بے شک یہ عرش کے خزانوں سے ہے۔ (۸۷)

فقیر کی تعریف

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! کیا تمہارے خیال میں مال کی کثرت، مالداری ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا مالداری تو دل کی مالداری ہے اور فقیر بھی دل کا ہوتا ہے پس جس شخص کا دل غنی ہو اسے دنیا میں پہنچنے والا فقر نقصان نہیں دے سکتا اور جس آدمی کے دل میں فقر ہو اسے دنیا کی کثرت کوئی فائدہ نہیں دے سکتی بے شک اس کے نفس کو نفس کا بخل نقصان دیتا ہے۔ (۸۸)

تقویٰ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے آپ نے فرمایا میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں یہ تمام کاموں کی اصل ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ زیادہ کیجئے فرمایا تم پر قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کا ذکر لازم ہے بے شک وہ تمہارے لیے زمین میں نور اور آسمان میں تیرا ذکر ہے۔ (۸۹)

اتمام فائدہ کے لیے ہم تلاوت قرآن پاک کی فضیلت کے سلسلے میں درج ذیل دو

حدیثیں بھی نقل کرتے ہیں۔

(۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے "قرآن پاک پڑھو یہ قیامت کے دن پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا دو روشن سورتیں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھو وہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی کہ گویا وہ بادل ہیں یا دو سائبان یا قطاروں میں اڑنے والے دو پرندے ہوں۔

اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی سورۂ بقرہ پڑھو کیونکہ اسے اختیار کرنا برکت اور اسے چھوڑنا باعث افسوس ہے اور جادوگر اس کے حصول کی طاقت نہیں رکھتا۔ (۹۰)

(ب) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جائے گا پڑھو اور اوپر چڑھتے جاؤ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسے تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے بے شک تمہارا مقام اس آخری آیت کے پاس ہے جسے تم پڑھو گے۔ (۹۱)

خرچ کرنے کے طریقے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں قبیلہ تمیم کا ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک میں بہت مال دار ہوں اہل و مال والا ہوں اور سونے چاندی کا مالک ہوں مجھے بتائیے میں کیا طریقہ اختیار کروں اور کس طرح خرچ کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو بے شک وہ پاکیزگی کا سبب ہے تمہیں پاک کر دے گی اپنے قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو مسکین، پڑوسی اور مانگنے

والوں کے حق کو پہچانو۔(۹۲)

ازالۂ غم اور قرض سے بچاؤ کی دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک دن رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو وہاں ایک انصاری مرد تھا جسے ابو امامہ کہا جاتا تھا وہ وہاں بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا اے ابو امامہ! کیا بات ہے میں تمہیں نماز کے علاوہ وقت میں مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھتا ہوں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے غموں اور قرض نے گھیر رکھا ہے۔

آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ کلام نہ سکھاؤں کہ جب تو اسے پڑھے تو اللہ تعالیٰ تیرے غم کو دور کر دے اور تیرے قرض کی ادائیگی (کا سبب پیدا) کر دے جب صبح یا شام ہو تو یہ کلمات کہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ	اے اللہ! میں پریشانی اور غم سے تیری
مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ	پناہ میں آتا ہوں یا اللہ! میں کمزوری
مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ،	اور سستی سے تیری پناہ میں آتا
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ	ہوں یا اللہ! میں بزدلی اور بخل سے
وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ	تیری پناہ میں آتا ہوں یا اللہ میں
مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ	قرض کے غلبہ اور لوگوں کے ظلم
الرِّجَالِ،	سے تیری پناہ چاہتا ہوں"

(حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں) پس میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری پریشانی دور کر دی اور میرا قرض بھی ادا کر دیا۔(۹۳)

سوتے وقت کی دعا

حضرت ابو عمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یوں کہو۔

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ
وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ
وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ،
وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ،
رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا
مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ
اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ
الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ
الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔

اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو
تیرے حوالے کیا اپنے چہرے کو تیری
طرف متوجہ کیا اپنا معاملہ تیرے سپرد
کیا اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دیا (تیری
رحمت کی طرف) رغبت کرتے ہوئے
اور (تیرے عذاب سے) ڈرتے ہوئے
تیرے عذاب سے بچنے کے لیے
کوئی پناہ گاہ اور نجات کی جگہ تیرے
سوا کہیں نہیں میں تیری نازل کردہ کتاب
پر ایمان لایا تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔"

(آپ نے فرمایا) اگر تو اسی رات مرگیا تو فطرتِ اسلام پر مرے گا اور اگر تم نے حالتِ حیات میں) صبح کی تو تو بھلائی چاہے گا۔ (۹۴)

تکمیل فائدہ کے لیے ہم درج ذیل دو حدیثیں بھی نقل کرتے ہیں۔

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر جاتے وقت یہ الفاظ تین بار کہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ

میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب

إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں

٭ ٭ ٭

اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اگرچہ درخت کے پتوں کے برابر ہوں اگرچہ ٹیلے کی ریت (جمع شدہ ریت) کی تعداد میں ہوں اگرچہ ایام دنیا کے عدد کے برابر ہوں۔ (۹۵)

(ب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بستر پہ جاتے وقت یہ کلمات پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَآوَانِیْ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ، فَقَدْ حَمِدَ اللّٰهَ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ۔

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے کفایت فرمائی اور ٹھکانہ دیا اس اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریفیں ہیں جس نے مجھے کھلایا پلایا اور اس اللہ تعالیٰ کیلئے تمام تعریفیں ہیں جس نے مجھ پر احسان کیا اور خوب کیا تو گویا اس نے تمام مخلوق کی تعریف کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔" (۹۶)

٭ ٭ ٭

بے خوابی کا علاج

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بے خوابی کی شکایت کی جو مجھے پہنچی تھی آپ نے فرمایا یوں کہو۔

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ، وَهَدَاَتِ

اے اللہ! ستارے ڈوب گئے

الْعُيُوْنُ، وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ، | اور لوگ سو گئے تو زندہ قائم رکھنے
لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ، | والا ہے تجھے اونگھ آتی ہے نہ نیند
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ | اے زندہ! قائم رکھنے والے میری
لَيْلِيْ، وَاَنِمْ عَيْنِيْ۔ | رات مجھے عطا فرما اور میری آنکھوں
کو نیند عطا فرما۔

(فرماتے ہیں) میں نے یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ مجھ سے وہ تکلیف لے گیا جو مجھے پہنچی تھی۔ (۹۷)

تکمیل فائدہ کے لیے ہم درج ذیل حدیث بھی نقل کرتے ہیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جب بے خوابی نے آ لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ کلمات کہنے کی تعلیم دی۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ | "اے سات آسمانوں اور جس پر
السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ، وَرَبَّ | انہوں نے سایہ کیا کے رب زمینوں
الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ، وَرَبَّ | اور جو کچھ انہوں نے اٹھا رکھا ہے
الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ، كُنْ | کے رب اپنی تمام مخلوق کے شر
لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ | سے مجھے پناہ دے کہ مجھ پر کوئی
كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ | زیادتی کرے یا سرکشی کرے تیری
اَحَدٌ مِنْهُمْ، اَوْ اَنْ يَطْغٰى، | پناہ غالب اور تیری ثناء بلند
عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ۔ | ہے۔

ایک روایت میں ہے تیرا نام بابرکت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں (۹۸)

دنیا سے بے رغبتی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا دنیا میں اس طرح ہو جاؤ گویا تم اجنبی یا مسافر ہو اور اپنے آپ کو قبرستان والوں میں شمار کرو۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کرو اپنی صحت کے دنوں میں بیماری کے دنوں کا حصہ حاصل کرو اور زندگی کے دنوں میں اس (موت) کے لیے حصہ حاصل کرو۔ (۹۹)

کفارۂ مجلس

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں فضول باتیں زیادہ ہو جائیں پھر وہ مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ الفاظ کہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ،

اے اللہ تعالیٰ میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

تو مجلس میں اس سے جو گناہ سرزد ہوئے بخش دیئے جائیں گے ۔ (۱۰۰)

فضیلتِ تسبیح

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے وہ کلام بتایئے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ کلمہ ہے۔ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" (۱۰۱)

مسلم کی ایک روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا کلام افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس کلام کو اپنے فرشتوں اور بندوں کے لیے پسند فرمایا وہ یہ الفاظ ہیں۔

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" (۱۰۲)

ہم تکمیل فائدہ کے لیے درج ذیل دو حدیثیں بھی نقل کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص "سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ" پڑھے اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔ (۱۰۳)

(ب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے میزان میں بھاری اور رحمٰن کو پسند ہیں۔ (۱۰۴)

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ"

جنّت کے پودے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس

سے گزرے وہ پودا لگا رہے تھے آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! کیا چیز گاڑھ رہے ہو؟ (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا کوئی پودا لگا رہا ہوں آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر پودے کی راہنمائی نہ کروں؟ تم یوں کہو۔

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ"	"اللہ تعالیٰ پاک ہے اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔

تو تمہارے لیے ہر کلمہ کے بدلے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔ (۱۰۵)

بچھو کے ڈسنے کا دم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بچھو کی وجہ سے تکلیف پہنچی ہے اس نے گذشتہ رات مجھے ڈسا تھا۔

آپ نے فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ کلمات کہتے تو تمہیں نقصان نہ دیتا۔

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"	"میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں"

اسے امام مالک اور ترمذی نے روایت کیا امام ترمذی کے الفاظ یہ ہیں جو شخص رات کے وقت تین بار (مندرجہ بالا یہ کلمات) کہے، تو اس رات اس کا ڈسنا تکلیف نہیں دے گا۔

حضرت سہیل فرماتے ہیں ہمارے گھر والوں نے یہ کلمات سیکھ لیے وہ ہر رات ان کو پڑھتے تھے پس ان میں سے ایک لونڈی کو ڈسا گیا تو اس نے اس کا درد محسوس نہ کیا۔ (۱۰۶)

قرض سے بچاؤ کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا سُنی جو آپ نے مجھے سکھائی ہے۔ (فرماتی ہیں) میں نے پوچھا وہ کون سی دعا ہے؟

آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ساتھیوں کو سکھاتے تھے انہوں نے فرمایا اگر تم میں سے کسی پر پہاڑ کے برابر سونا بھی قرض ہو پھر وہ ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کی ادائیگی (کا سبب پیدا) فرما دے گا۔

"اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ، فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَۃٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ"	"اے اللہ! پریشانی کو دور کرنے والے غم کو زائل کرنے والے پریشان لوگوں کی دعا کو قبول کرنے والے دنیا اور آخرت میں رحمت اور مہربانی فرمانے والے تو مجھ پر رحم فرماتا ہے پس مجھے ایسی رحمت عطا فرما جو دوسروں کے رحم و کرم سے مجھے نیاز کر دے"

❖ ❖ ❖ ❖

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے فائدہ دیا اور میرا قرض ادا ہو گیا۔ (۱۰۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں بھی یہ دعا مانگا کرتی تھی تو تھوڑے وقت کے بعد ہی مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسا رزق دیا جو صدقہ نہیں تھا کہ مجھے دیا گیا ہو اور نہ مال وراثت تھا جو مجھے بطور وارث ملا ہو اللہ تعالیٰ نے میرا قرض دور کر دیا میں نے اپنے گھر

والوں میں اچھی طرح تقسیم کیا میں نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو تین اوقیہ[1] چاندی کا زیور پہنایا اور ہمارے پاس اچھی خاصی رقم بچ گئی۔ (۱۰۹)

ادائیگی قرض کی ایک اور دعا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ سکھاؤں (کہ جب) تم وہ دعا مانگو تو اگر تم پر احد پہاڑ جتنا قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ادا فرما دے گا۔ اے معاذ! یوں کہو۔

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي	"اے اللہ! بادشاہی کے مالک تو جسے
الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ	چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے لے
وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ	لے جسے چاہے عزت دے اور جسے
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ	چاہے ذلیل کرے تیرے ہی قبضہ میں
مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ	بھلائی ہے بے شک تو ہر چاہے پر
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ	قادر ہے تو رات کو دن میں داخل کرتا
تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ	ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے
وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي	زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ
اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ	کو زندہ سے نکالتا ہے جسے چاہے بے
مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ	حساب رزق عطا فرماتا ہے تو دنیا اور
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ	آخرت میں رحمٰن و رحیم ہے جسے
مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ،	چاہے اپنی رحمت و مہربانی عطا فرماتا

---

[1] ایک اوقیہ تقریباً ڈیڑھ اونس کے برابر ہوتا ہے (المنجد) ۱۲ ہزاروی

رحمٰن الدنیا والآخرۃ ورحیمھما تعطیھما من تشاء ارحمنی رحمۃ بھا تغنینی عن رحمۃ من سواک »

ہے یا اللہ! مجھ پر ایسی رحمت فرما جو مجھے تیرے غیر کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔" (۱۱۰)

٭ ٭ ٭

صبح و شام کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (فرماتے ہیں) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسے کلمات کا حکم دیجئے جو میں صبح اور شام کے وقت پڑھوں آپ نے فرمایا یوں کہو۔

«اللھم فاطر السمٰوات والارض عالم الغیب والشھادۃ رب کل شیء وملیکہ اشھد ان لا الٰہ الا انت، اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ »

"اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے غیب اور ظاہر کو جاننے والے ہر چیز کے رب اور بادشاہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں اپنے نفس کے شر شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

آپ نے فرمایا صبح اور شام اسے پڑھو نیز جب بستر پر جاؤ تو بھی پڑھو (۱۱۱)

دعا کے بارے میں ایک اور وصیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر فاطمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں، جو نصیحت کرتا ہوں اس کے سننے

سے تمہیں کیا چیز مانع ہے۔ جب تم صبح اور شام کرو تو یوں کہو۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ، اَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ۔	"اے زندہ! اے قائم رکھنے والے میں تیری رحمت کے ساتھ مدد چاہتا ہوں میرے تمام کاموں کو درست کر دے اور پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا" (۱۱۲)

☆ ☆ ☆

گھروں میں مساجد بنانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک صاف رکھنے کا حکم دیا[ل] (۱۱۳)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم گھروں میں مسجدیں بنائیں اور انہیں پاک صاف رکھیں۔

آخری وصیّت

میں ان وصایا شریفہ کو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لیے وصیت پر ختم کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

ل۔ مطلب یہ ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مختص کی جائے اور اسے پاک صاف رکھا جائے۔ تاکہ تمام گھر والے وہاں نماز پڑھیں یہاں اصطلاحی مسجد مراد نہیں نیز مرد حضرات فرض مسجد میں با جماعت پڑھیں سنتیں اور نوافل گھر میں پڑھ سکتے ہیں ۱۲ ہزاروی۔

علیہ وسلم نے فرمایا میں نے معراج کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی انہوں نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہیں اور انہیں خبر دیں کہ جنت کی مٹی خوشبودار ہے اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ نرم و لپٹت زمین ہے اور اس کے پودے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہیں

امام طبرانی نے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کا بھی اضافہ کیا ہے۔ (۱۱۴)

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

الحمد للہ! آج مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۹۴ء ۱۲ ذوالقعدہ ۱۴۱۵ھ بروز جمعۃ المبارک شام چار بج کر پچپن منٹ پر (اسلامی تاریخ اور وقت سعودی عرب کے مطابق) گنبد خضراء کے سائے میں مواجہہ شریف کے سامنے یہ ترجمہ مکمل ہوا۔ خدایا ایں کرم بار دگر کن آمین۔

ناچیز محمد صدیق ہزاروی

حوالہ جات

(۱) صحیح بخاری جلد اول ص ۲۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
(۲) صحیح بخاری جلد اول ص ۲۸۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
(۳) صحیح مسلم جلد اول ص ۴۳ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد
(۴) جامع ترمذی ص ۳۶۱ مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب آرام باغ کراچی
(۵) مسند امام احمد جلد اول ص ۲۰۷ (کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۶) مسند امام احمد جلد ۵ ص ۲۰ (کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۷) موارد الظمآن ص ۴۹ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ شارع الفتح روضہ مکہ مکرمہ
(۸) طبرانی جلد ۸ ص ۶۴ مطبوعہ المکتبۃ الفیصلیہ مصر
(۹) صحیح مسلم جلد اول ص ۱۹۳ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد
(۱۰) سنن ابن ماجہ ص ۱۰۳ مطبوعہ ادارہ احیاء السنۃ النبویہ سرگودھا
(۱۱) مجمع الزوائد جلد اول ص ۱۰۲ مطبوعہ دار الکتاب بیروت
(۱۲) الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر۔
(۱۳) جامع ترمذی ص ۲۷۵ مطبوعہ اصح المطابع نور محمد کراچی
(۱۴) مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۱۱۰ مطبوعہ دار الکتاب بیروت
(۱۵) الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۷ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۱۶) صحیح مسلم جلد اول ص ۲۵۰ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد
(۱۷) الترغیب والترہیب جلد اول ص ۴۶۱ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر

(۱۸) الترغیب والترہیب جلد اول ص ۴۶۱ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر

(۱۹) صحیح بخاری جلد اول ص ۲۶۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

(۲۰) صحیح مسلم جلد اول ص ۲۵۰ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد

(۲۱) الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۲۰ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر

(۲۲) الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۲۴ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر

(۲۳) سنن ابی داؤد جلد اول ص ۱۸۴ مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

(۲۴) جامع ترمذی ص ۵۰۶ مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب آرام باغ کراچی

(۲۵) جامع ترمذی ص ۵۰۶ مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب آرام باغ کراچی

(۲۶) سنن نسائی جلد اوّل ص ۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور

(۲۷) سنن نسائی جلد اوّل ص ۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور

(۲۸) موارد الظمآن ص ۲۲۲ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ مکہ مکرمہ

(۲۹) صحیح مسلم جلد اول ص ۳۶۴ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد

(۳۰) مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۲۱۶ مطبوعہ دار الکتاب بیروت

(۳۱) مسند امام احمد جلد ۵ ص ۲۳۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۳۲) صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۱۲ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد

(۳۳) صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۱۳ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد

(۳۴) صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۱۲ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد

(۳۵) مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۲۱۷ مطبوعہ دار الکتاب بیروت

(۳۶) جامع ترمذی ص ۹۵ مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب کراچی

(۳۷) سنن ابی داؤد ص ۲۱۳ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی

(۳۸) جامع ترمذی ص ۲۸۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۳۹) مسند امام احمد جلد ۳ ص ۴۳۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۴۰) مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۷۵ مطبوعہ دار الکتاب بیروت
(۴۱) صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۴۱ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد
(۴۲) جامع ترمذی ص ۴۸ مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب کراچی
(۴۳) مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۱۷ مطبوعہ دار الکتاب بیروت
(۴۴) مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۱۷ مطبوعہ دار الکتاب بیروت
(۴۵) صحیح مسلم جلد اول ص ۲۵۱ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد
(۴۶) الترغیب والترہیب جلد اول ص ۳۷۱ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۴۷) کشف الاستار جلد اول ص ۲۶۸ مطبوعہ موسستہ الرسالۃ بیروت
(۴۸) الترغیب والترہیب جلد اول ص ۵۳ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۴۹) کنز العمال جلد ۳ ص ۲۶ مطبوعہ مکتبہ التراث الاسلامی حلب
(۵۰) الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۲۹۸ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۵۱) سنن ابن ماجہ ص ۱۰۰ مطبوعہ ادارہ احیاء السنۃ سرگودھا
(۵۲) جامع ترمذی ص ۵۱۵ مطبوعہ اصح المطابع نور محمد کراچی
(۵۳) کنز العمال جلد ۶ ص ۲۶۲ مطبوعہ مکتبہ التراث الاسلامی حلب
(۵۴) الترغیب والترہیب جلد اول ص ۴۰۲ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۵۵) صحیح بخاری جلد ۲ ص ۶۴۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
(۵۶) جامع ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۹ مطبوعہ قرآن محل کراچی
(۵۷) جامع ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۳ مطبوعہ قرآن محل کراچی
(۵۸) الدر المنثور جلد ۵ ص ۲۴۴ مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ، قم ایران
(۵۹) صحیح مسلم جلد اول ص ۲۷۱ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد

(۶۰) الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۲۷۲ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۶۱) مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۱۸ مطبوعہ دار الکتاب بیروت
(۶۲) مسند امام احمد جلد ۵ ص ۲۱۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۶۳) صحیح مسلم جلد اول ص ۲۷۲ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد
(۶۴) الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۸۵ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۶۵) سنن نسائی جلد ۲ ص ۲۱۲ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور
(۶۶) کنز العمال جلد اول ص ۱۷۹ مطبوعہ مکتبہ التراث الاسلامی حلب
(۶۷) الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۸۸ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۶۸) سنن ابن ماجہ ص ۳۱۱ مطبوعہ ادارۂ احیاء السنۃ سرگودھا
(۶۹) الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۱۹۸ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۷۰) الاتحاف جلد ۹ ص ۲۷۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۷۱) الترغیب والترہیب جلد اول ص ۵۹۰ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۷۲) الترغیب والترہیب جلد اول ص ۳۰۳ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۷۳) صحیح مسلم جلد اول ص ۲۱۳ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد
(۷۴) صحیح بخاری جلد ۲ ص ۴۴۹ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
(۷۵) مسند امام احمد جلد اول ص ۱۹۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۷۶) مسند امام احمد جلد اول ص ۱۶۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۷۷) الترغیب والترہیب جلد اول ص ۴۷۷ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۷۸) الترغیب والترہیب جلد اول ص ۴۷۸ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۷۹) الترغیب والترہیب جلد اول ص ۲۵۰ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۸۰) مسند امام احمد جلد ۲ ص ۳۲۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۸۱) مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۵۴ مطبوعہ دار الکتاب بیروت
(۸۲) صحیح مسلم جلد اول ص ۲۵۸ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد
(۸۳) مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۶۳ مطبوعہ دار الکتاب بیروت
(۸۴) مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۵۲ مطبوعہ دار الکتاب بیروت
(۸۵) مسند امام احمد جلد ۵ ص ۱۴۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۸۶) سنن ابن ماجہ ص ۲۴۹ مطبوعہ ادارہ احیاء السنۃ سرگودھا
(۸۷) الترغیب والترہیب جلد اول ص ۵۰۰ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۸۸) الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۱۴۸ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۸۹) کنز العمال جلد ۱۵ ص ۹۲۷ مطبوعہ مکتبۃ التراث الاسلامی حلب
(۹۰) صحیح مسلم جلد اول ص ۲۷۹ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد
(۹۱) سنن ابی داود جلد اول ص ۲۰۶ مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
(۹۲) مسند امام احمد جلد ۳ ص ۱۳۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۹۳) سنن ابی داؤد ص ۲۱۷ مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
(۹۴) صحیح بخاری جلد ۲ ص ۹۲۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
(۹۵) جامع ترمذی ص ۳۸۹ مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب کراچی
(۹۶) الترغیب والترہیب جلد اول ص ۴۱۸ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۹۷) مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۲۸ مطبوعہ دار الکتاب بیروت
(۹۸) الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۵۴ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۹۹) صحیح بخاری جلد ۲ ص ۹۲۹ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
(۱۰۰) سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۳۱۱ مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
(۱۰۱) صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۵۱ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد

(۱۰۲) صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۵۱ مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد
(۱۰۳) الترغیب والترہیب جلد دوم ص ۲۴۴ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۱۰۴) صحیح بخاری جلد ۲ ص ۱۱۲۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
(۱۰۵) سنن ابن ماجہ ص ۲۷۸ مطبوعہ ادارۂ احیاء السنۃ سرگودھا
(۱۰۶) مسند امام احمد جلد ۲ ص ۲۷۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۱۰۷) الترغیب والترہیب جلد اوّل ص ۵۰۴ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۱۰۸) الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۶۱۵ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۱۰۹) الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۶۱۶ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۱۱۰) کنز العمال جلد ۶ ص ۲۲۷ مطبوعہ مکتبہ التراث الاسلامی حلب
(۱۱۱) سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۳۳۵ مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
(۱۱۲) الترغیب والترہیب جلد اوّل ص ۵۰۷ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
(۱۱۳) سنن ابی داؤد جلد اوّل ص ۶۶ مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
(۱۱۴) جامع ترمذی جلد ۲ ص ۱۸۴ مطبوعہ قرآن محل کراچی۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com